29073/177

07-Feb-13

محترم جناب مفتی صاحب

دارالافتاء،

جامعہ دارالعلوم کراچی۔

السلام علیکم!

آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ زیر نظر تصاویر میں جو چپل دکھائی گئی ہے کیا اِسے حالت احرام میں پہنا جا سکتا ہے؟

برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمایئے۔شکریہ

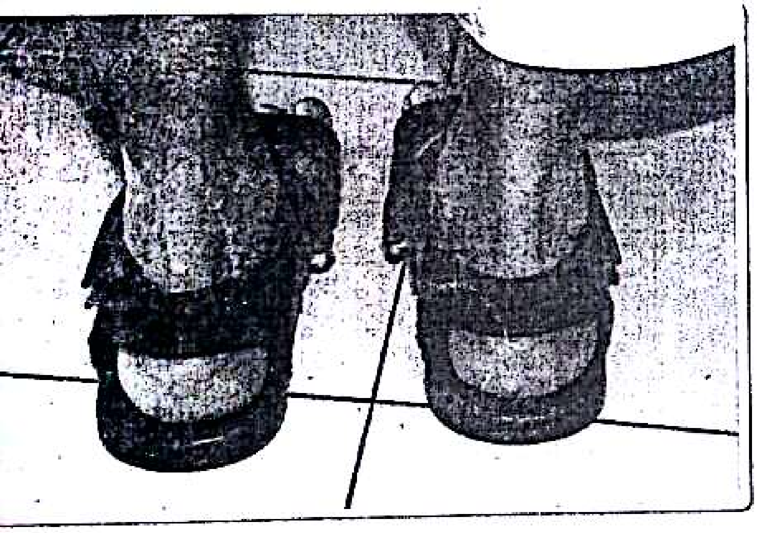

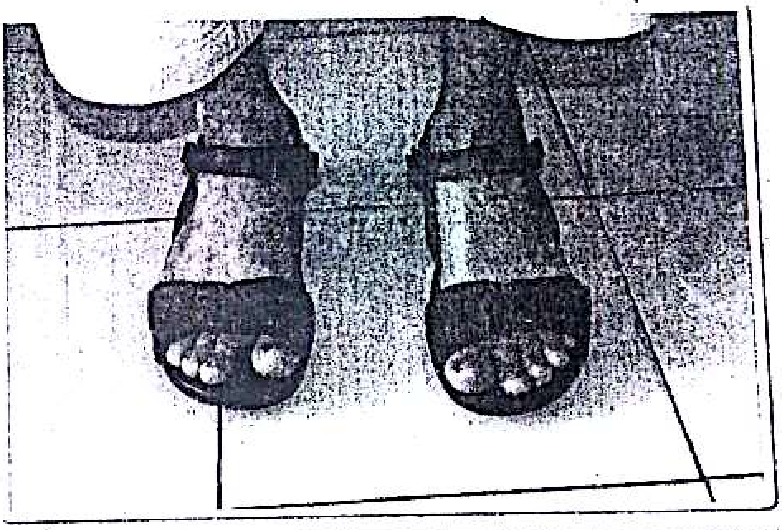

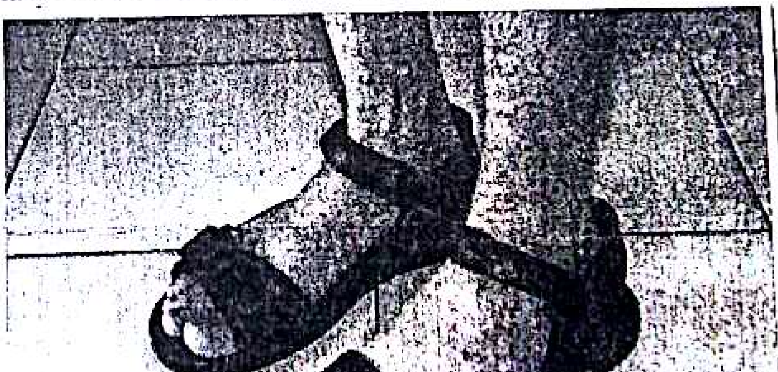

سائل

نثار احمد

0300-9272501

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

احرام کی حالت میں مردوں کو قدم کے درج ذیل حصوں کو کھلا رکھنا ضروری ہے:

(۱) وسطِ قدم کی ہڈی کے نیچے تک (۲) دونوں ٹخنے اور (۳) وسطِ قدم کی ہڈی کے محاذات (یعنی سیدھ) میں اور ٹخنوں کی محاذات میں واقع ایڑی سے اوپر کی پچھلی ہڈی کو کھلا رکھنا واجب ہے۔

اور بقول علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ایڑی بھی چھپانا جائز نہیں ہے، لہذا (اختلاف سے بچنے کے لئے) بہتر ہے کہ ایڑی بھی کھلی رکھی جائے، اور ایسی ہوائی چپل یا جوتا پہنے جس میں مذکورہ تینوں مواضع سمیت ایڑی بھی کھلی رہے لیکن اس کے باوجود اگر محرم نے ایسا جوتا پہنا جس میں مذکورہ تینوں جگہیں کھلی رہیں لیکن ایڑی چھپ جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے، کوئی دم وغیرہ لازم نہ ہوگا۔

سوال کے ساتھ چپل کی تصویر دیکھنے سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ اس میں وسطِ قدم کی ہڈی کے نیچے تک حصہ تو کھلا ہوا ہے لیکن دونوں ٹخنے اور وسطِ قدم کی ہڈی کے محاذات (سیدھ) میں اور ٹخنوں کی محاذات میں واقع ایڑی سے اوپر کی پچھلی ہڈی پورے طور پر کھلی ہوئی نہیں ہے، اس لئے حالت احرام میں یہ چپل پہننا درست نہیں ہے (احتیاط کے خلاف ہے) (ماخذہ تبویب ۱۱۲۶/۲۵)

دار الافتاء

فی الشامیۃ (ج۲ ص ۴۹۰) تحت قول الدر:

(اسفل من الکعبین) الذی فی الحدیث: "ولیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین" وهو افصح مما هنا، ابن کمال، والمراد قطعهما بحیث یصیر الکعبان ومافوقهما من الساق مکشوفا، لا قطع موضع الکعبین فقط کما لا یخفی۔

وفی غنیۃ الناسک (ص ۸۶) فصل فی محرمات الاحرام

ولبس الخفین والجوربین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین کما فی الصحیح......والکعب هنا العظم المثلث المبطن علی ظهر القدم عند معقد الشراك دون الناتی فیما روی هشام عن محمد رحمهما اللہ تعالیٰ:

وفیه ایضا (ص ۸٦)

[تنبیه] والمکعب السرموزة ونحوهما مما ینتهی الی الکعب، یعنی ...

Scanned by CamScanner

يستر العقب ، كالكوش الهندى ونحوه ، لان النص لم يوجب ان يبالغ فى قطع الخفين حتى يكونا كالسرموزة وهو البابوج بل اوجب قطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين سواء كانا كالسرموزة او كالكوش الهندى۔

وعن هذا فسر الشارح رحمه الله تعالىٰ (اى شارح اللباب ملاعلى القارى ؒ ص ۱۲۳ ، كمافى رقم العبارة: ۱۵) المكعب بالكوش الهندى ولم يلتفت الى انه يستر العقب ، فمافى " ردالمحتار " (ج ۲ ص ۴۹۰): "والظاهر انه لايجوز ستر العقب" ويتفرع عليه عدم جواز لبس الكوش الهندى ونحوه ممايستر العقب ليس بظاهر ، نعم لو كان الكوش الهندى يستر العقب ومافوقه ممايحاذى الكعب ينبغى ان لايجوز لبسه لانه لم يكن اسفل من الكعبين فى كل جانب وهو الظاهر من النص ولعله حمل النص على قطع الخفين حتى يكونا كالنعلين من كل جانب المؤخر۔

والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵ / ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

۱۶ / فروری ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۶ / ۴ / ۱۴۳۴ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۵۳/۱۵۰۹
مورخہ ۷/۴/۳۴
۲۰۱۳/۲/۱۸

Scanned by CamScanner